Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۵ دسمبر۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت کئی روز سے ٹھہری ہوئی ہے دل کی حالت ابھی پوری تسلی بخش نہیں۔ آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ ابھی تک بٹھانے کی اجازت نہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پہلے امریکی واقف زندگی مکرم رشید احمد صاحب کا عزم ربوہ

نیویارک ۱۵ دسمبر۔ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نیویارک سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ پہلے امریکی واقف زندگی مکرم رشید احمد صاحب آج یہاں سے ربوہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ وہ پان امریکن جہاز کے ذریعہ ۱۸ ماہ رواں کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ روانگی سے قبل شکاگو، پٹس برگ اور نیویارک کی جماعتوں نے آپ کے اعزاز میں الوداعی جلسے منعقد کئے۔ اور دیگر مشنوں نے خاص پیغامات ارسال کئے۔

اقلیتوں کے تحفظ کے لئے اسلام کے مقرر کردہ اصولوں سے زیادہ گنجائش دنیا کے کسی دستور میں نہیں

بنوں ۱۵ دسمبر۔ آج بنوں میں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کہا اسلام کے اقلیتوں کے تحفظ کے لئے مقرر کردہ اصولوں میں جس قدر آزادی اور سہولتیں ہیں ان سے زیادہ گنجائش دنیا کے کسی دستور میں نہیں مل سکتی۔ پاکستان مسلم و غیر مسلم میں تمیز کا قائل نہیں۔ کیونکہ پاکستان ہر پاکستانی کے لئے ہے۔ اس میں رنگ و نسل کے امتیاز کے لئے ہرگز گنجائش نہیں۔ آپ نے یہ اظہار اس سپاسنامے کے جواب میں کیا جو وزیرستان اور بنوں کے ہندوؤں اور بالمیکیوں کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ جسے سرحد مجلس قانون ساز کے رکن لالہ کولورام نے پیش کیا۔ آپ نے کہا پاکستان نے پہلے ہی قرارداد مقاصد میں پاکستانی اقلیتوں کے لئے ہر ممکن مراعات رکھ دی ہیں۔

پاکستانی جرنیلوں کی لاشیں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کر دی گئیں

کراچی ۱۵ دسمبر۔ میجر جنرل افتخار خان اور میجر جنرل شیر خان کی لاشیں آج پورے فوجی اعزاز کے ساتھ فوجی قبرستان میں دفن کر دی گئیں۔ میجر جنرل افتخار خان کی اہلیہ کو بھی آپ کے قریب ہی دفن کیا گیا۔ مرحومین کے جنازے میں تمام بری بحری فوجوں کے اعلیٰ افسروں۔ گورنر جنرل کے ملٹری سیکرٹری وزیر اعظم کیطرف سے مسٹر غلام محمد۔ سندھ کے گورنر ہز ایکسی لنسی دین محمد حکومت پاکستان کے وزراء اور نائب وزرا اور سندھ حکومت کے وزرا اور دیگر اعلیٰ سول و فوجی حکام نے شرکت کی۔ عربی ممالک کے مرحومین کا جنازہ سعودی عرب کے سفیر مقیم پاکستان السید عبد المجید الخطیب نے پڑھایا جس میں مسلم ممالک کے سفارتی نمائندوں۔ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے صدر مسٹر غلام محمد۔ مرکزی اور صوبائی حکومت کے وزرا اور اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ عرب ممالک مسافروں کی لاشیں حکومت پاکستان کے طیارہ کے ذریعہ قاہرہ بھیجی جائیں گی۔

آج تک کسی مہاجر کے نام کرایے کی وصولی کے لئے وارنٹ قرقی جاری نہیں کیا گیا

نامناسب کرایوں کے لئے کمی کی اپیلیں دائر کی جائیں

لاہور ۱۵ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے ایک خاص اعلان میں بعض اخباروں کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ بعض مہاجرین کے نام کرایوں کے سلسلے میں وارنٹ قرقی جاری کئے گئے ہیں۔ آج تک کوئی ایسی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی کہ مہاجرین کے نام وارنٹ قرقی جاری کئے گئے ہوں۔ یا جائداد منقولہ کی فروخت کے بارے میں کوئی حکم صادر کیا گیا ہو۔ اس اعلان میں آگے چلکر بتایا گیا ہے کہ ایسی کارروائی تو صرف ان اشخاص کے خلاف عمل میں لائی جائیگی۔ جو کرایہ ادا کرنے کے ذرائع اور استعداد رکھنے کے باوجود کرایہ ادا نہ کریں گے۔ حکومت نے سارے ضلعوں کے بحالیاتی افسروں کو کرایوں کی کثیر رقوم کو باقساط ادا کرنے کی سہولتیں دینے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اسی طرح اپیلوں کی سماعت سننے والے حکام کو بھی یہی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جو مہاجرین آئندہ کے لئے باقاعدہ طور پر کرایہ ادا کرنے کے پیش نظر ایک قسط بطور بیعانہ ادا کر دیں۔ ان کی اپیلیں قبول کر لی جائیں۔

اسی اعلان میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ واقعی بعض ایسی مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ کرائے زائد اور نامناسب مقرر ہوئے ہیں۔ ان صورتوں میں بحالیات کے ڈپٹی کمشنروں کے پاس اپیلیں دائر کی جائیں۔ وہ مناسب شرح اوسط تک دوبارہ کرائے مقرر کرنے کے مجاز ہیں۔ لیکن جہاں کرایوں کی حدیں مقرر کرنے کا اختیار بحالیاتی ڈپٹی کمشنروں کو نہ ہوں ایسے معاملات اپنے اپنے ڈویژن کے کمشنر کی معرفت کمشنر بحالیات (متفرق) کے احکام لینے کے سلسلے میں رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

لنڈن (ہوائی ڈاک) ۱۵ دسمبر۔ برطانیہ کے کارخانوں نے ۱۹۴۷ء میں ۲۷ لاکھ ۳۶ ہزار ۱۹۴۸ء میں ۴۳ لاکھ ۱۹۴۹ء اپریل اور مئی میں ۴۶ لاکھ ۱۱ ہزار سالانہ کی شرح سے کلاک اور گھڑیال تیار کی ہیں۔ اور اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سال کے آخر تک یہ تعداد ۶۰ لاکھ تک پہنچ جائے گی (ب۔ ا۔ س)

شمال میں فسادات کا اندیشہ

ڈربن ۱۵ دسمبر۔ مشہور سردار دنگان کی خونی دریائی جنگ میں شکست اور ولندیزیوں کے خفیہ طور پر یہاں پہنچنے کی صد سالہ برسی کے سلسلے میں وزٹریکر مونومنٹ کی اگلے جمعہ کو نقاب کشائی دیکھنے کی خاطر ہزاروں آدمی پریٹوریا میں جمع ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی شمال کے ملحقہ صوبے میں جہاں آبادی کی اکثریت زولو ہے کشیدگی اور فساد کی فضا بڑھتی جا رہی ہے۔ افواہیں گرم ہیں کہ جمعہ کشت و خون کا دن ہوگا۔ بلوے کی ان خبروں کی وجہ سے یورپین اندیشہ ناک ہیں اور ہندوستانی پریشان (سٹار)

مختصر — لیکن — اہم

— نئی دہلی ۱۵ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اس امر کی اجازت دے دی ہے۔ کہ ۲۶، ۲۷، دسمبر کو قادیان میں منعقد ہونے والے جلسے میں شرکت کے لئے پاکستان کے احمدی مسلمان بھی آسکیں گے۔ نیز حکومت مشرقی پنجاب ان زائرین کی حفاظت اور رہائش کا انتظام کریگی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ تقسیم ملک کے بعد پہلی بار پاکستانی احمدی قادیان کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں (اسٹار)

— حیدرآباد ۱۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۰ جنوری سے شروع ہوگا۔ اسمبلی کے سامنے سب سے اہم بل تنسیخ زمینداری کے متعلق ہوگا (اسٹار)

— حیدرآباد سندھ ۱۵ دسمبر۔ سندھ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ اپنے آئندہ اجلاس میں پاکستان مجلس دستور ساز کے لئے اپنا امیدوار نامزد کرے گی۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس نشست کے لئے مسٹر یوسف ہارون امیدوار ہوں گے۔

— لنڈن ۱۵ دسمبر۔ مارشل سٹالن جو آئندہ بدھ کے روز ستر سال کے ہو جائیں گے شاید ۱۹۵۴ء میں سوویٹ حکومت کے صدر کے فرائض سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اب وہ اتنے گھنٹے کام نہیں کرتے جتنا کہ پہلے کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کریمیا کو ان کی خفیہ مراجعتیں بھی اب زیادہ طویل وقفوں کے لئے ہونے لگی ہیں (اسٹار)

قومی سانحہ پر اظہار افسوس

لاہور ۱۵ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے مشیر مالیات صنعت و حرفت نے ایک بیان میں پاک ایر کے حادثہ کا شکار ہونے والے پاکستانی جرنیلوں دیگر مسافروں اور شبیر احمد صاحب عثمانی کی وفات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور حکومت سے اس قومی سانحہ کی پوری پوری تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

— کراچی ۱۵ دسمبر امسال پاکستان میں چاول کی فصل ۸۴ لاکھ ۲۹ ہزار ٹن ہوئی ہے۔ جو گزشتہ سال ۷۰ لاکھ ۴ ہزار ٹن ہوئی تھی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۶ر دسمبر ۱۹۴۹ء

آپ ہی اپنی تردید

چند روز ہوئے۔ کہ معاصر ہفت روزہ "درنجف" نے لکھا تھا۔ کہ پاکستان کے قیام و استحکام کے پیش نظر مذہبی مباحث علمی رنگ ہی میں ہونا چاہئیں۔ ہم نے اس نیک مشورہ کا خیر مقدم کیا۔ اور ساتھ ہی افسوس ظاہر کیا۔ کہ خود "درنجف" نے اپنے نیک مشورہ پر عمل نہیں کیا۔ اور احمدیت پر رائے زنی کرتے وقت وہی طریق اختیار کیا ہے۔ جس کی مذمت کی گئی ہے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ آئندہ "درنجف" اپنی غلطی محسوس کر کے اپنی نصیحت پر عمل کریگا لیکن افسوس ہے۔ کہ ایسا نہیں ہوا۔ اور وہ احمدیت پر اسی طریق پر ردو قدح کرنے پر مصر ہے۔ جس کی وہ خود مذمت کر چکا ہے۔ گویا وہ اپنی نصیحت کے حدود صرف ان مباحث تک رکھنا چاہتا ہے۔ جو احمدیت کے متعلق نہ ہوں۔ اس کے خیال میں احمدیت اس قسم کی کسی رعایت کی مستحق نہیں۔

چنانچہ "الفضل کی خفگی" کے عنوان کے ماتحت وہ اپنے نیک مشورہ کی تردید کے لئے ثبوت پیش کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ہم نے "الفضل" میں لکھا تھا کہ

"استہزاء اور طنز کے علاوہ مخالفین حق کے پاس ایک اور کاری ہتھیار بھی ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ بجائے موضوع زیر بحث پر گفتگو کرنے کے شخصیتوں پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی زندگیوں پر جرح کر دیتے ہیں۔ جو فریق مخالف کے نزدیک بزرگ ہوتے ہیں" (الفضل ۱۵ر اکتوبر ۱۹۴۹ء)

یہ اور ہمارے مضمون کی بعض دوسری عبارتیں نقل کرنے کے بعد "درنجف" کے محترم مدیر رقمطراز ہیں کہ

"بہرحال ہم نے معاصر کے تمام و کمال فقرات مندرجہ کو نقل کر دیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ نصائح کا باب کھول کر معقولیت پسند حضرات سے داد و آفرین سننا چاہتے ہیں۔ نیز آپ کا منشا یہ ہے۔ کہ ختم نبوت پر علمی بحث کیجیے حیات مسیح پر تبادلہ خیالات فرمایئے۔ گویا آئینی قوانین پر بحث ہو لیکن کوئی شخصیت جسے وہ بزرگ سمجھتے ہیں۔ ہرگز ہرگز زیر بحث نہ آئے۔ اور یہ نہایت ہی تعجب کا مقام اور ان کا تبادلہ خیالات ہے۔

کیا ایک آریہ کے ساتھ علمی بحث کرتے وقت ان کے دیانند وغیرہ کی شخصیت کو زیر بحث نہ لایا جائیگا۔ یا کسی عیسائی کو فریق ثانی بنا کر مسیح کی شخصیت اور آپ کی سوانح حیات کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ شیعہ فریق مقابل ہے۔ اور علی کے اقوال افعال پیش ہونے سے گھبراتا ہے۔ یا سنی فریق اپنے کسی پیشوائے مذہب کے حالات زندگی بیان کرنے سے جھجکتا ہے۔ تو بس نتیجہ عیاں ہے۔ آپ کسی مسلمان کے ساتھ مذہبی تبادلہ خیالات علمی رنگ میں فرما رہے ہیں قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حدیث بیان ہو رہی ہے۔ نرم نرم دعا نہایت دلپذیر پیرایہ اور فقیرانہ و عارفانہ انداز میں متبرک و مقدس الفاظ بیان فرما رہے ہیں۔ لیکن کیا کسی شخصیت کی دعوت تو نہ دیں گے؟ اگر اس شخصیت کے متعلق جس کی طرف آپ لاکھ علمی بحث کے بعد دعوت دینے والے ہیں پہلے ہی چھان بین کر لی جائے۔ تو اس میں کونسی نامعقول بات ہے" (درنجف یکم دسمبر ۱۹۴۹ء)

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مدیر درنجف دیدہ دانستہ ہمارے اصل مفہوم سے چشم پوشی کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ ہمارا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا۔ کہ جس شخص کو بطور پیشوائے مذہب پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی زندگی کو سنجیدگی کے ساتھ زیر بحث نہ لایا جائے۔ ضرور لایا جائے۔ جس بات پر اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ بعض ٹوٹے پھوٹے حوالے پیش کر کے مخالف فریق کے بزرگوں کو ایسے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش جس سے اس فریق کی دلشکنی ہو جائز نہیں ہونی چاہیئے اس کی مثال میں ہم ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب اور لیکھرام کی تحریریں پیش کرتے ہیں۔ جو اس نے حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گستاخانہ انداز میں لکھی ہیں۔ اگر درنجف کے مدیر محترم کی سمجھ میں اب بھی ہماری بات نہ آئی ہو تو ہم آپ کی توجہ اس فلم کی طرف دلاتے ہیں۔ جو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی زندگی کے متعلق امریکہ والوں نے بنائی ہے۔ اور جس کے اشتہار کی نقل ہم معاصر مغربی پاکستان کے اقتباس سے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں پیش کر چکے ہیں۔

بے شک صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کستوری وغیرہ خوشبودار کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ اور اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت فاطمۃ الزہرا بھی خوشبودار کو پسند فرماتی ہونگی۔ لیکن امریکہ کے معاندین نے جس صورت میں اسکو پیش کیا ہے۔ وہ سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ہر مسلمان کو یہ انداز شاق گزریگا خواہ وہ شیعہ ہو یا سنی۔ امریکہ والوں کی وہ حاشیہ آرائی ہی جو قابل اعتراض ہے۔ جس سے انہوں نے ایسی پاک خاتون کو جس کو مسلمان خاتون جنت مانتے ہیں نعوذ باللہ ایسی مضحکہ خیز صورت میں پیش کیا ہے۔ کیا مدیر درنجف کا دل اس سے نہیں جلا۔

بعینہٖ اسی طرح احمدیت کے مخالفین کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی کستوری کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ لیکن معاندین اس حقیقت کو رنگ آمیزی سے امریکہ کے فلمسازوں کی طرح نہایت بدنما صورت میں پیش کرتے ہیں کیا اس سے احمدیوں کو دکھ نہیں ہوتا۔ کیا مدیر درنجف اس پر غور فرمائیں گے؟

پھر مدیر محترم ذرا سوچیں کہ انہوں نے جو مثال پیش کی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح اپنا ابن مریم ہونا بیان فرمایا ہے۔ اور کہ یہ مضمون دیوار قہقہہ ہے۔ کیا مذہبی مباحث میں یہ انداز درست ہے؟ ہمیں تو مسیح موعود علیہ السلام کے بیان میں کوئی بات مضحکہ خیز نظر نہیں آتی۔ کیونکہ آپ نے محض یہ سمجھانے کے لئے استعارہ کا طریق اختیار کیا ہے۔ کہ روحانی عالم میں کس طرح آپ کو وہی صفات عطا کی گئی ہیں۔ جو ابن مریم علیہ السلام میں پائی جاتی تھیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس پر مضحکہ اڑانے والوں کی ذہنیت پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ یہ استعارہ کا طریق پاک ترین الٰہی صحیفوں میں بھی اختیار کیا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ صاف ہے۔ کہ روحانی عالم کی واردات کو استعارہ ہی میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ غالب کا مشہور شعر ہے ؎

ہرچند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

اب دیکھئے اللہ تعالےٰ یہودیوں کے اس اعتراض کو کہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش (نعوذ باللہ) صحیح نہیں تھی رفع کرنے کے لئے خود قرآن پاک میں کیا طریق اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے؟

ومریم ابنت عمران التی
احصنت فرجھا فنفخنا فیہ
من روحنا (سورۂ تحریم)

پھر والتی احصنت فرجھا
فنفخنا فیھا من روحنا
(سورۂ انبیاء)

بے شک مدیر درنجف تو اس مضمون کو دیوار قہقہہ نہیں سمجھتے۔ مگر ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب پڑھیں گے۔ تو پھر وہ بھی رنجیدہ ہو کر اس مضمون کو دیوار قہقہہ سمجھنے والوں پر یقیناً ماتم کریں گے۔

اک اشک بھی بہت ہے اگر کچھ اثر کرے

ہم اس تفصیل میں زیادہ نہیں جانا چاہتے۔ ہم مدیر محترم کو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہنسنے ہنسانے والے تو ہر مضمون کو دیوار قہقہہ بنا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرات اثنا عشریوں کی مجالس عزا کو بھی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیوار قہقہہ بنانے والے دیکھے ہیں۔ لیکن نیک اور سنجیدہ لوگوں کے نزدیک قطعاً یہ علمی طریق نہیں ہے۔ اور مذہبی مباحث میں سے اس طریق کو خارج کر دینا ہی بہتر ہے

یہ طریق عموماً اسی وقت اختیار کیا جاتا ہے۔ جب انسان دلائل میں اپنا عجز محسوس کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مخالف فریق کو بھی مجبوراً حملہ آور کے خلاف یہی طریق اختیار کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ اپنے حریف کو ایسے ہتھیاروں سے غالب نہ ہونے دے۔

ہم نے اس امر کی کافی وضاحت کر دی ہے اور ہم پھر امید کرتے ہیں۔ کہ مدیر محترم آئندہ اس طریق کو ترک کر دیں گے۔ اور اپنے نیک مشورہ پر خود بھی عمل کر کے ایک اچھی مثال قائم کریں گے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

ربوہ میں

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء

بروز پیر، منگل، بدھ کو منعقد ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام ربوہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست دعا میرا بچہ مسعود احمد (عمر ۲ سال) نمونیہ سے بیمار ہے احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمود احمد ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور

ولادت مکرم صوفی محمد صاحب ابن حافظ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچہ کے خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

سید عبد الباسط ربوہ

دعوت کے آداب، حدیث نبوی کی روشنی میں

(۱)

(از محمد شفیع صاحب اشرف جامعہ احمدیہ احمدنگر)

پیغمبرانہ حیثیت کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایک شفیق اور محسن باپ کی بھی تھی اور آپ نے خود اپنی اس حیثیت ایک حدیث میں واضح کر دیا اور فرمایا کہ میں بمنزلہ باپ کے تم لوگوں کو تعلیم دیتا ہوں۔ اور اسی حیثیت سے آپ نے کھانے پینے۔ سونے جاگنے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے اور ملنے جلنے غرض معاشرتی زندگی کی تمام جزئیات کی تعلیم دی اور اس جامعیت کے ساتھ دی کہ خود کفار نے اعتراف کیا کہ قد علمکم نبیکم کل شیئ حتی الخرأۃ (مسلم۔ ترمذی) تمہارے نبیؐ نے تو تم کو ہر چیز کی تعلیم دی یہاں تک کہ بول و براز کا طریقہ بھی بتا دیا۔

آپ کی اس اخلاقی تعلیم کے اس حصہ کو جس کا تعلق آداب معاشرت سے ہے جن مختلف عنوانوں میں محدود کیا جا سکتا ہے ان میں سے کھانے اور پینے کے آداب کے عنوان سے مختلف مضامین الفضل کے ذریعہ احباب تک پہنچ چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اب "دعوت کے آداب" کے عنوان سے یہ مضمون پیش کیا جاتا ہے وما توفیقی الا باللہ۔

(۱)

دعوت کے جن آداب کے متعلق حدیث ہماری راہنمائی کرتی ہے ان میں سے ایک ادب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو دعوت پر بلایا جائے تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اسے چاہیئے کہ دعوت قبول کرے اور کھانے وغیرہ میں شریک ہو۔ ہاں اگر وہ روزہ کی حالت میں ہے یا دوا کھانا ہی نہیں چاہتا تو بے شک نہ کھائے کم از کم دعا میں تو شریک ہو۔ انکار بہر حال درست نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ اگر کوئی معقول وجہ انکار کی نہ ہو تو دعوت دینے والا تنقیص یا کمتری محسوس کرے اور بادلشکنی خیال کرے اور اس کے رد عمل میں وہ معاشرتی خرابیاں اور معاملاتی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں جو "اصلاح بین الناس" جیسے اعلیٰ اور ضروری مقصد سے بہت دور لے جا رہی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو داؤد میں مروی ہے۔ من دعی فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک۔ جسے دعوت دی جائے اسے چاہیئے کہ قبول کرے ہاں اگر چاہے تو کھائے اور اگر چاہے تو نہ کھائے چھوڑ دے۔

عام طور پر دعوتوں کی ایک بڑی غرض اور ایک بڑا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ محبت اور مودت پیدا ہو خراب اور بگڑے ہوئے تعلقات پھر سے استوار ہو جائیں اور اس طرح پرانی رنجشیں اور کدورتیں ختم ہو جائیں۔ لیکن اگر کوئی شخص خصوصاً ان حالات میں جبکہ مقصد باہمی مصالحت ہو دعوت قبول کرنے سے انکار کرے تو یقیناً دوسرے شخص کے دل میں پہلے سے زیادہ کینہ اور بغض اس کے دل میں پیدا ہو جائے گا اور اس کا وہ جذبہ شاید بالکل ختم ہو جائے گا جو اسے مصالحت پر آمادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ابو داؤد میں مروی ہے من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسولہ جس شخص کو دعوت دی گئی اور اس نے اسے قبول نہ کیا تو یقیناً اس کا یہ فعل خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کے مترادف ہے۔

(۲)

حدیث کی رو سے جہاں یہ امر ضروری ہے کہ دعوت کو قبول کیا جائے وہاں یہ امر بھی لازمی ہے کہ کسی دعوت میں بن بلائے نہ جایا جائے۔ چنانچہ یہ امر جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء اور ارشاد کے موافق نہیں وہاں وہ تمام تہذیب۔ شائستگی اور وقار کے صریح خلاف ہے آپ فرماتے ہیں۔ من دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا (ابو داؤد) جو شخص کسی دعوت میں بن بلائے جا شامل ہوا وہ یوں سمجھے ایک چور کی طرح داخل ہوا اور ایک لٹیرے کی طرح واپس آیا۔

(۳)

اگر کسی شخص نے چند دوستوں کو دعوت پر بلایا ہو۔ اور اتفاقاً ان کا کوئی اور دوست بھی دعوت پر چلا جائے تو چاہیئے کہ میزبان سے اس کے متعلق بھی اجازت حاصل کر لی جائے۔ اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ بہت ممکن ہے کہ برتنوں یا زائد اشیاء کا انتظام وہ نہ کر سکتا ہو۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ اس طرح اسے ایک اور مہمان کے آنے کی اطلاع مل جائے گی لہذا وہ مزید انتظام کرے گا۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ موجود ہے

بخاری میں ابو سعید خدری سے مروی ہے۔ کان من الانصار رجل یقال لہ ابو شعیب..... ... فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسۃ فتبعھم رجل فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم انک دعوتنا خامس خمسۃ وھذا رجل قد تبعنا فان شئت اذنت لہ وان شئت ترکتہ قال بل اذنت لہ۔ یعنی انصار میں سے ایک شخص ابو شعیب نامی تھے..... انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار اور شخصوں سمیت دعوت کی۔ جب آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے تو اتفاقاً ایک اور شخص آپ کے ساتھ چلا گیا۔ آپ نے گھر والے سے کہا کہ تم نے تو پانچ آدمیوں کو دعوت پر بلایا تھا لیکن یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آ گئے ہیں اگر چاہتے ہو تو انہیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہتے ہو تو جانے دو۔ میزبان نے کہا نہیں یہ بھی شامل ہو جائیں۔ میں انہیں اجازت دیتا ہوں۔

(۴)

جب دو شخص کسی کو دعوت دیں تو وہ کس کی دعوت کو قبول کرے؟ ابو داؤد کی ایک حدیث ہمارے اس سوال کو حل کرتی ہے۔ چنانچہ مروی ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا اجتمع الداعیان فاجب اقربھما بابا فان اقربھما بابا اقربھما جوارا وان سبق احدھما فاجب الذی سبق کہ اگر کسی شخص کو دو شخص اکٹھے دعوت دے رہے ہوں تو وہ اس کی دعوت کو پہلے قبول کرے جس کا دروازہ اس کے زیادہ قریب اور نزدیک ہے۔ اور اگر وہ دونوں اس امر میں برابر ہوں۔ تو پھر دیکھے کہ ہمسائیگی کے اعتبار سے کون ان میں سے زیادہ قریب ہے۔ اور اگر ان دونوں میں سے کوئی شخص اس کے پاس پہلے آئے تو پھر پہلے اسی دعوت کو قبول کرے جو پہلے آیا ہو۔

(۵)

میزبان کو چاہیئے کہ وہ دعوت کے وقت۔ کھانے کی اشیاء۔ کھانے کے طریق۔ جگہ اور اس کے ماحول کا خصوصاً خیال رکھے تا وہاں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو مہمان کی نفاست طبع شرعی مسلک۔ اپنی ذوق یا عام پسندیدگی کے احساس کے خلاف ہو۔ چنانچہ ابو داؤد میں سفینہ بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں۔ ان رجلا اضاف علی بن ابی طالب فصنع لہ طعاما فقالت فاطمۃ لو دعونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدہ علی عضادتی الباب فرأی القرام قد ضرب بہ فی ناحیۃ البیت فرجع فقالت فاطمۃ لعلی الحقہ فانظر ما رجعہ فتبعتہ فقلت یا رسول اللہ ما ردک فقال انہ لیس لی او للنبی ان یدخل بیتا مزوقا یعنی کسی شخص نے حضرت علی کرم اللہ کی دعوت کی اور آپ کے لئے کھانا تیار کروایا۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بلا لیا جاتا اور آپؐ بھی ہمارے ساتھ تناول فرماتے۔ چنانچہ حضورؐ کو بلایا گیا۔ آپؐ تشریف لائے۔ آتے ہوئے آپ نے دروازے کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھا اور منقش اور خوبصورت پردہ دیکھا جو گھر کے ایک کونہ لٹکایا ہوا تھا۔ آپؐ دیکھتے ہی واپس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں پتہ تو لوں آخر حضور واپس کیوں تشریف لے گئے۔ چنانچہ آپ کہتی ہیں کہ میں آپؐ کے پیچھے پیچھے گئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کے واپس چلے آنے کا کیا سبب ہوا۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ میرے یا نبی کے یہ شایاں نہیں کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو جو تکلف سے آراستہ کیا گیا ہو۔

جہاں اس حدیث سے ہمیں یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ میزبان کو چاہیئے کہ وہ مہمان کے ان احساسات کا خیال رکھے وہاں یہ امر بھی مترشح ہوتا ہے کہ ان مواقع پر تکلف اور بناوٹ سے مکان وغیرہ کو آراستہ نہیں کرنا چاہیئے۔ قرینہ سے اشیاء کا رکھنا اور چیز ہے اور کسی گھر کا سجے ہوئے ہونا یہ اس کی خوبی ہے۔ مگر تکلف سے کام لے کر اور سادگی کو چھوڑ کر اگر ایسے مواقع پر زینت اور آرائش کا سامان کیا جائے تو یقیناً یہ اسلامی روح کے منافی ہے۔

ڈیرہ غازیخاں میں سیرۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جلسہ

۲۷ نومبر ۱۹۴۹ء کو بروز اتوار زیر صدارت جناب چوہدری غلام عباس صاحب ایم۔ اے پرنسپل گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخاں احمدیہ تبلیغ گاہ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ شہر میں اشتہارات چسپاں کرنے کے علاوہ پانچ صد کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں تانگہ پر سوار ہو کر شہر میں منادی بھی کرائی گئی علماء کو شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر کسی نے اس موقعہ پر تعاون نہ کیا۔

ٹھیک تین بجے شام کارروائی جلسہ شروع کی گئی۔ چوہدری فضل الرحمن صاحب نائب تحصیلدار نے قرآن شریف کی تلاوت کی اور سید محمد صادق صاحب ہاشمی فوڈ کنٹرولر اور میاں فضل الرحمن صاحب کے بچوں نے قرآن شریف اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توصیف میں نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل اور امیر جماعت ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے نبی کریم صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اور لوگوں پر واضح کیا کہ اب بھی اگر مسلمان دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ان کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا چاہیئے۔

آخر میں جناب صدر صاحب نے تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ گو بعض میرے دوست مجھے احمدیوں کے جلسہ کی صدارت سے روکتے ہیں۔ مگر میں ان کے روکنے کے باوجود مشرقی پنجاب میں احمدیوں کے ایسے جلسوں کی بخوشی صدارت کیا کرتا رہا ہوں۔ اور اب کہ مجھے یہاں کی جماعت نے صدارت کی پیش کی میں محض بہ نیت ثواب اس دعوت کو قبول کر کے حاضر جلسہ ہوا ہوں۔

حضرت مسیح ناصریؑ کے کشمیر جانے کی بائبل میں پیشگوئی

مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب!

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون (افریقہ)

قرآن کریم اور احادیث میں آنے والے مسیح موعود کی سب سے اہم علامت اور ضروری کاموں میں سے کسر صلیب بھی بتایا گیا ہے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے اس کام کو ایسے مکمل اور احسن صورت میں انجام دیا ہے۔ کہ خود منکرین اور مسیحی المعتقدات لوگوں کے لئے بھی یہی ایک بات آپ کو سچا اور مبعوث من اللہ ماننے کے لئے کافی ہے۔ حضور نے عقلی اور نقلی اور تاریخی دلائل کے علاوہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح ناصری جن کو عیسائی اور مسلمان کہلانے والے غلطی سے دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ اور بجسد عنصری چڑھا ہوا مانتے ہیں وہ درحقیقت اسی زمین پر طبعی موت سے وفات پاچکے ہیں۔ عیسائیوں کے لئے حضور علیہ السلام نے ان کی اپنی مسلم شدہ مقدس کتب سے دو دو پیش کی طرح ان پر اتمام کر دیا ہے۔ کہ جس انسان کو وہ خدا بنا کر آسمان پر چڑھائے بیٹھے ہیں۔ وہ آسمان پر گیا ہی نہیں تھا۔ اور نہ صلیب پر تین دن کے لئے مرا تھا۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ ہی اتار لیا گیا تھا۔ اور واقعہ صلیب کے بعد ایک لمبی عمر پاکر اللہ تعالیٰ کے عام اور معروف قانون کے مطابق باقی نبیوں کی طرح طبعی موت کے بعد اللہ تعالیٰ سے جاملا ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

پس اگر ایک طرف اس حقیقت کو دکھا جائے۔ اور دوسری طرف عیسائیت کے بانی سینٹ پولوس کا یہ قول دکھا جائے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے تو عیسائیت یا بالفاظ دیگر صلیبیت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ تو پھر اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ عیسائی مذہب اور ان کی صلیب کو پاش پاش کر دیا۔

اناجیل اربعہ میں واقعہ صلیب

اناجیل اربعہ میں مذکور شدہ مندرجہ ذیل امور پر اگر غور کیا جائے۔ تو خود انجیل سے ہی یہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ اور ایک گہری بیہوشی کو جو ان پر اس وقت طاری ہوئی غلطی سے ان کی موت سمجھ لیا گیا تھا۔

(۱) حضرت مسیح نے یہودیوں کے معجزہ مانگنے پر یہ فرمایا کہ سوائے یونس نبی کے معجزہ کے اور کوئی معجزہ نہیں دکھایا جائے گا یعنی جس طرح حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ داخل ہوئے زندہ ہی وہاں رہے۔ اور زندہ ہی نکلے۔ اسی طرح وہ بھی زندہ صلیب سے اتارے جائیں گے۔ زندہ قبر میں داخل ہونگے۔ وہاں زندہ ہی رہیں گے اور پھر زندہ ہی اس غار نما قبر سے باہر نکلیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ ایک بہت بڑا معجزہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عطا کیا۔

(۲) مسیح کا نہایت انکساری اور لجاجت سے خدا سے دعا کرنا کہ وہ اس لعنتی موت کے پیالے کو اس سے ٹال دے اور اللہ تعالیٰ کا اس کی اس دعا کو قبول فرمالینا اسے صلیب سے بچانے کا موجب ہوا۔

(۳) بائبل کا اٹل قانون کہ جو شخص صلیب یا کاٹھ پر لٹکایا جاکر مارا جائے۔ وہ لعنتی موت مرتا ہے۔ قطعی طور پر اس امر کا مانع ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرکر ملعون ٹھہرے کیونکہ ملعون وہ ہوتا ہے۔ جو خدا سے دور اور شیطان کا دوست ہو مگر حضرت مسیح شیطان کے دشمن اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول تھے۔

(۴) پیلاطوس حاکم وقت کو علم تھا۔ کہ حضرت مسیح بالکل بے گناہ ہیں۔ چنانچہ اس نے پانی سے ہاتھ دھو کر یہودیوں سے کہا کہ میں اس کے خون سے بری ہوں۔ اس کا خون تمہارے سر پر ہے۔ نیز پیلاطوس کی بیوی کا مسیح کے حق میں خواب دیکھنا اور پیلاطوس کو آمادہ کرنا کہ اس بے گناہ شخص کو گزند نہ پہنچائی جائے۔ اور پھر ایک انجیل کے مطابق پیلاطوس کا مسیح کے بچاؤ کے لئے کوشش کرتے رہنا اور اس کا صلیب کے پاس ایسے سپاہی مقرر کرنا جن میں سے بعض درپردہ مسیح کے مرید تھے۔ بعض عیسائی مؤرخین نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ پیلاطوس کی بیوی بھی مسیح کے مریدوں میں سے تھی۔ جب صلیب پر مسیح کو تکلیف بہت زیادہ ہو گئی۔ تو درد کو کم کرنے کے لئے خلاف معمول اسے حاضر الوقت بعض سپاہیوں نے مُر اور شراب سے تر اسفنج دیا۔ اگر وہ مسیح کے معتقد نہ تھے۔ تو اس ہمدردی کے کیا معنی۔ اور پھر جب وہ بظاہر صلیب پر مرا ہوا نظر آنے لگا۔ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ بے شک یہ شخص خدا کا بیٹا تھا جو ان کی مریدی کا واضح ثبوت ہے۔ پیلاطوس کا اس مطالبہ کو رد کرنا کہ مسیح کی قبر پر پہرہ دار مقرر کئے جائیں بھی اس کی مسیح نوازی کا ثبوت ہے۔

(۵) مسیح جمعہ کے دن دوپہر کے بعد صلیب پر چڑھائے گئے اور صرف تین گھنٹے صلیب پر رہے۔ اگلا دن سبت تھا یہودیوں کی شریعت کے نزدیک اس کا دوسرا دن شروع ہونے سے قبل اتار لیا جاتا تھا۔ صلیب بھی اس زمانے کی معمولی تھی۔ صرف ہاتھوں اور پاؤں کے سوراخوں میں میخیں گاڑی جاتی تھیں۔ اور نیچے سے لکڑی کا سہارا بھی دیا جاتا تھا۔ کہ انسان گر نہ جائے۔ اس لئے جلدی موت واقع نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ عیسائی مؤرخ لکھتے ہیں کہ ان دنوں بعض دفعہ انسان سات سات دن صلیب پر رہتا تھا مگر پھر بھی نہ مرتا تھا۔ اور ہڈیاں وغیرہ توڑ کر یا کسی اور طریق سے مارا جاتا تھا۔ حضرت مسیح تو ایک نہایت اچھی آب و ہوا والے خوش گوار ملک کے بالکل نوجوان اور باصحت باشندہ تھے۔ ان کی تین گھنٹے میں ایسی صلیب پر موت قطعی طور پر ناممکنات میں سے تھی۔ ان کے صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد موسمی تغیرات بھی اس قسم کے ہوئے اور آندھیاں آئیں۔ اور اندھیرا چھا گیا کہ نہ صرف منظر خوفناک ہو گیا۔ اور لوگ ڈر گئے بلکہ صحیح وقت کا اندازہ کرنا بھی سخت مشکل امر تھا انہیں حالات کی وجہ سے پیلاطوس نے تعجب کیا۔ کہ وہ کس طرح اتنے وقت میں جلد مر گیا۔

(۶) نکوڈیمس اور یوسف آف آرمیتھیا کی معتبر روایات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ مسیح کے مرید تھے۔ اور پیلاطوس کے دوست تھے۔ اس لئے ان کے مطالبہ پر پیلاطوس نے مسیح کا جسم فوراً ان کے حوالہ کر دیا۔ اور انہوں نے بجائے مسیح سے مُردوں کا سا سلوک کرنے کے اور عام قبرستان میں لے جانے کے اس سے زندوں والا معاملہ کیا۔ اور اپنے باغ کے ایک غار نما کمرے میں جو آج بھی کمرہ ہی معلوم ہوتا ہے، مسیح کو چادر وغیرہ میں لپیٹ کر لٹا دیا۔ اور اس کی مرہم پٹی کی۔ وہی مرہم آج تک مرہم عیسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔

(۷) مسیح کے دائیں پہلو چھیدے جانے سے فوری طور پر خون کا نکلنا اس کے زندہ ہونے کی حتمی دلیل ہے اسی طرح اس کے دو ساتھیوں کی ہڈیاں توڑی جانا مگر اس کی ہڈیاں نہ توڑی جانا ان سپاہیوں کی طرف سے اس کے بچاؤ کی تدابیر میں سے ایک اہم تدبیر تھی۔ تین دن تک کی خفیہ مرہم پٹی سے وہ اس قابل ہو گئے۔ کہ باہر نکل کر چل پھر سکیں۔ مگر چونکہ ان کو ڈر تھا کہ کہیں دوبارہ یہودی نہ جاکر پھر نہ پکڑے جائیں۔ اس لئے بقول اناجیل انہوں نے وہاں سے نکلتے ہی باغبان کے لباس میں بھیس بدل لیا۔

(۸) ان کا اس غار یا قبر سے نکلنا اور زندہ دکھائی دینا اور حواریوں سے ملنا ان کے ساتھ مل کر کھانا ان کو زخم دکھانا اور وعظ کرنا وغیرہ فی ذاتہٖ اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ وہ درحقیقت صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ ایک ازلی اور غیر متبدل قانون ہے کہ کوئی جاندار خواہ وہ نبی ہو یا رسول یا اس سے بھی بڑھ کر ایک دفعہ مر کر پھر نہیں جیتا اور اس کے جسد عنصری میں اس کی روح واپس نہیں آتی۔ اس حقیقت کی نہ صرف عقل اور نظام عالم تائید کرتا ہے۔ بلکہ قرآن و حدیث اور دیگر کتب سماویہ کے علاوہ بائبل بھی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ایوب باب ۷ آیت ۹ میں لکھا ہے:

"جس طرح بدلی پھٹ جاتی رہتی ہے۔ اور غائب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو گور میں اترتا پھر اوپر نہ آئے گا۔ وہ پھر اپنے گھر کو نہ پھرے گا۔ اور اس کا مکان اسے پھر نہ پہچانے گا۔"

اسی طرح ایوب باب ۱۴ آیت ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ میں لکھا ہے "انسان مرتا اور پڑا رہتا ہے۔ جب آدمی کی جان نکل جاتی ہے تب وہ کہاں ہے۔ جیسے کہ تالاب کا پانی گھٹ جاتا اور ندی بھر جاتی اور پھر سوکھ جاتی ہے۔ اسی طرح آدمی لیٹ جاتا ہے۔ اور پھر نہیں اٹھتا جب تک آسمان ٹل نہ جائیں وے نہ جاگیں گے۔ اور اپنی نیند سے نہ چونکیں گے۔"

(۹) اگر فی الواقعہ مسیح مُردوں میں سے جی اٹھے ہوتے تو انہیں اپنے آپ کو چھپانے اور بھیس بدلنے اور ادھر ادھر چھپتے پھرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی بلکہ انہیں معجزانہ طور پر اپنے دشمنوں کو جاکر کہنا چاہیئے تھا۔ کہ دیکھو تم نے مجھے قتل کیا مگر میں پھر جی اٹھا مگر ان کا ایسا نہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ وہ درحقیقت مرے نہ تھے۔ صرف اللہ تعالیٰ نے ایک تدبیر کے ذریعہ ان کو ان کے دشمنوں کے ہاتھوں سے باوجود نہایت مخالف حالات کے بچا لیا۔ فمکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الآیۃ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ ابن مریم ان یا عیسیٰ انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف فتوذی (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴) یعنی حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے واقعہ صلیب کے بعد وحی کی کہ اس ملک سے ہجرت کر جاؤ اور ایک جگہ نہ ٹھہرو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہود نامسعود تمہیں پھر پکڑ کر تکلیف دیں۔

(۱۰) حضرت مسیح بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے اس پر قرآن کریم و بائبل دونوں متفق ہیں۔ پس ضروری تھا کہ مسیح سب بنی اسرائیل کو اپنا پیغام رسالت پہنچا کر اس دنیا سے جدا ہوتے ورنہ لازم آتا ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوئے۔ اور ان کا مشن نامکمل رہا کیونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبائل میں سے صرف دو قبیلے اس وقت شام کبری میں بستے تھے۔ اور اگر وہ تینتیس سال کی عمر میں ارض مقدس میں مر کر اور پھر جی کر آسمان پر چلے گئے۔ تو بالفاظ دیگر انہوں نے اپنی ڈیوٹی کا چوتھا یا پانچواں حصہ بھی نہ ادا کیا۔ اور یہ امر ایک نبی اور مرسل من اللہ کے شان شایان نہیں ہے۔ پس ضروری تھا کہ وہ صلیب پر نہ مرتے۔ اور بنی اسرائیل کی بقیہ کھوئی ہوئی بھیڑوں تک پہنچ کر بھی اپنا پیغام ان تک پہنچاتے اور چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ اسی طرف وہ اشارہ کرتے ہیں۔ جب کہ کہتے ہیں کہ "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس گلہ کی نہیں ہیں" اور "وہ ضرور میری آواز کو سنیں گی" چنانچہ وہ کھوئی ہوئی بھیڑیں مشرق بعید میں ہندوستان اور افغانستان وغیرہ میں منتشر تھیں۔ جہاں واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح گئے۔ اور ایک سو بیس سال کی عمر پاکر کشمیر کے دار الخلافہ سری نگر میں خانیار محلہ میں دفن ہوئے۔ کشمیریوں اور افغانوں کا بنی اسرائیل ہونا تاریخی طور پر ثابت شدہ امر ہے اور اس بارے میں ہر نئی تحقیق اس حقیقت کا مزید ثبوت بہم پہنچا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے اب ... نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس امر کو پورے طور پر واضح فرما دیا ہے۔ کہ جس مسیح ناصری ابن مریمؑ کو عیسائی دنیا نے صدیوں سے خدا بنائے رکھا ہے۔ اور جس کے صلیب پر مرنے اور پھر جی کر آسمان پر چلے جانے کو اپنے مذہب کا بنیادی پتھر بنائے رکھا ہے۔ وہ فی الحقیقت ایک انسان اور خدا کا رسول تھا۔ جس کو خدا نے معجزانہ طور پر صلیبی موت سے بچا لیا۔ اور پھر وہاں سے وہ اپنی قوم اور بچھڑوں کو ڈھونڈتا ہوا کشمیر پہنچا۔ اور کئی سال تک اپنی قوم کو الٰہی پیغام پہنچانے کے بعد عام انسانوں کی طرح وہیں فوت ہو کر سنتِ مستمرہ کے مطابق اس زمین کی مٹی میں دفن ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ثابت شدہ Discovery اب اس قدر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ کوئی عقلمند اور انصاف پسند شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور یہی اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے طریق سے صلیب کو پاش پاش کیا ہے۔ کہ اب ساری عیسائی دنیا اپنی ساری طاقتوں کے استعمال کرنے کے باوجود بھی اس کے ٹکڑوں کو جوڑ نہیں سکتی۔ یہاں تک کہ اب خود عیسائی دنیا کی اکثریت عملی طور پر اور لسانی طور پر بھی صلیبی عقیدوں اور مسیح کی مزعومہ خدائی اور کفارے سے بیزار نظر آرہی ہے۔

صلیب کے بعد کشمیر جانے کی پیشگوئی

موجودہ اناجیل اربعہ جن پر موجودہ عیسائیت کا انحصار ہے۔ کے علاوہ اگر پرانے عہد نامے پر بھی غور کیا جائے تو وہاں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ بعد میں ایک طبعی موت سے اپنے خالق سے جا ملے۔ نیز یہ بھی کہ وہ واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ چنانچہ زبور میں بعض باب ایسے ہیں۔ جن کے متعلق عیسائی علماء اور بائیبل کے مفسرین کا عقیدہ ہے۔ کہ ان میں حضرت مسیح کی زندگی اور ان سے پیش آنے والے حالات اور صلیبی حادثہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ذریعہ بطور پیشگوئیاں بیان فرمایا ہے۔ زبور کے دس سے لیکر پچاس تک کے ابواب کو عیسائی مفسرین عموماً Messianic chapters سے یاد کرتے ہیں۔ یعنی وہ ابواب جن میں مسیح کے ساتھ ہونے والے واقعات بطور پیشگوئی بیان ہوئے ہیں۔ جب ہم ان ابواب پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ جہاں جہاں صلیبی حادثہ کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہاں یہ کہا گیا ہے۔ کہ آخر مسیح کو اس لعنتی موت سے بچایا جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد ایک زرخیز پہاڑوں وادیوں اور چشموں والے ملک کی طرف ہجرت کریگے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"وے مجھے تاکتے اور گھورتے ہیں۔ تو میری جان کو قبر میں نہ رہنے دیگا۔ اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا۔ وے میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں۔ اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔ پر تو اے خداوند دور مت رہ۔ اے میری توانائی جلد میری مدد کے لئے آ۔ میری جان کو تلوار سے بچا۔ ...... تو نے میری سُنکے بچایا ہے۔ میں اپنے بھائیوں میں تیرا نام بیان کروں گا۔ اور مجمع میں تیرا ثنا خواں ہوں گا۔ تم جو خداوند سے ڈرتے ہو۔ اسکی ستائش کرو ...... کہ اس نے دردمند کے دل کی تحقیر نہیں کی۔ نہ اس سے اسے نفرت آئی۔ نہ اس نے اس سے اپنا مُنہ پھیر لیا۔ بلکہ جب اس نے اس کو پکارا۔ اس نے جواب دیا۔ بڑی جماعت میں مجھ سے تیری ستائش ہوگی۔ خداوند میرا چوپان ہے۔ مجھے کچھ کمی نہیں۔ وہ مجھے ہریالی چراگاہوں میں بٹھلاتا ہے۔ وہ راحت کے چشموں کی طرف مجھے لے پہنچاتا ہے۔ وہ میری جان پھیر لاتا ہے۔ اور اپنے نام کی خاطر مجھے صداقت کی راہوں میں لئے پھرتا ہے۔ زبور باب ۲۲ و ۲۳۔

پھر ایک اور جگہ لکھا ہے۔ "اے خداوند تو نے اپنی مہربانی سے میرے پہاڑ کو خوب قائم کیا ہے۔ تو نے اپنا منہ چھپایا اور میں گھبرایا۔ میں تیرے آگے اے خداوند چلایا۔ اور میں نے فضل مانگا۔ میرے خون میں کیا فائدہ ہے۔ کہ میں گور میں گروں کیا میری خاک تیرا شکر کرے گی۔ کیا وہ تیری وفا کو بیان کرے گی۔ اے خداوند تو میرا مددگار ہو۔ ...... تو نے میرا ماتم ناچنے سے بدل دیا۔ تو نے میری کمر میں خوشی کا پٹکا باندھا۔ اے خداوند میں تیری تعظیم کروں گا۔ کیونکہ تو نے مجھ کو سرفراز کیا۔ اور میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ ہونے دیا۔ اے خداوند میں نے تجھے پکارا۔ اور تو نے مجھے چنگا کیا۔ اور تو نے میری ہی جان بخشی کی۔ زبور باب ۳۰"

"صادق چلاتے ہیں۔ اور خداوند سنتا ہے۔ اور انہیں ان کے سارے دکھوں سے رہائی دیتا ہے۔ جو شکستہ دل ہیں۔ ان کو اور جو خستہ جان ہیں۔ ان کو خداوند بچاتا ہے۔ صادق پر بہت سی مصیبتیں آتی ہیں۔ پھر خداوند اس کو ان سب سے چھڑاتا ہے۔ وہ اسکی ساری ہڈیوں کا نگہبان ہے۔ ان میں سے ایک بھی ٹوٹنے نہیں پاتی۔ مسکین چلایا۔ خداوند نے سنا اور اسے اسکی ساری مصیبتوں سے بچا لیا۔ زبور باب ۳۴

"مبارک ہے وہ جو مسکین کی فکر رکھتا ہے۔ خداوند مصیبت کے دن اس کو رہائی دے گا۔ خداوند اس کا حافظ رہے گا۔ اور اسے جیتا رکھے گا۔ اور وہ زمین پر مبارک ہوگا اور تو اسے اس کے دشمنوں کی مرضی پر نہ چھوڑے گا۔ خدا اس کو بیماری کے بستر پر سنبھالے گا۔ زبور باب ۴۱"

عیسائی دوستوں سے مخلصانہ گزارش

یہ ہیں زبور کی وہ آیات جو عیسائیوں کے نزدیک حضرت مسیح کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی پیشگوئیاں ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر مسیح پر مصائب آئیں۔ آپ کے دشمنوں نے آپ کو تکالیف پہنچائیں۔ اور آپ کے کپڑوں پر قرعہ ڈالا گیا۔ اور آپ کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں۔ تو یہ سب اس لئے ہوا۔ کہ خدا نے زبور میں ان امور کی پہلے پیشگوئیاں کر دی تھیں۔ ان عیسائی بھائیوں سے مخلصانہ اور برادرانہ عرض ہے۔ کہ اے ہمارے بھولے بھٹکے مگر محترم بھائیو! ان پیشگوئیوں میں یہ بھی تو صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ خدا حضرت مسیحؑ کی مصیبت کے دن سن لے گا۔ اور رہائی دے گا۔ یعنی اس دن آپ کو صلیبی موت سے نجات دے گا۔ اور دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام کرے گا۔ اور پھر ان دشمنوں سے بچا کر خدا اسے ایک ہرے بھرے چراگاہوں اور چشموں والے ملک میں لے جائیگا۔ اور آخر ایک لمبی عمر کے بعد اسے "بستر پر" طبعی موت سے "سنبھالے گا"۔ یعنی موت دے گا۔ بنیادی پیشگوئیاں تو ان آیات میں یہ ہیں۔ جن کو آپ نے نہایت بے قدری اور بے انصافی سے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور ان کے برخلاف یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ حضرت مسیح کو ان کے دشمن صلیب پر مارنے اور لعنتی موت سے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ گویا یہ سب پیشگوئیاں اور صادق کی دعائیں اور التجائیں سب اکارت گئیں۔ حالانکہ مذکورۃ الصدر زبور کی پیشگوئیوں میں صاف لکھا ہے۔ کہ صادق چلائے گا اور پھر خدا اسکی سنے گا۔ اور اسے بچائے گا۔ اور پھر وہ بچ جانے کے بعد اپنے گمشدہ بھائیوں کے پاس جائے گا۔ اور خدا کی بزرگی بیان کرے گا۔ اور ثنا خواں ہوگا۔ اور پھر خدا اسے ہریالی چراگاہوں میں بٹھلائے گا۔ یعنی وہ وہاں رہائش اختیار کرے گا۔ اور بڑے آرام دہ چشموں کی طرف خدا تعالیٰ اسے ہجرت کرائے گا۔ اسی طرح زبور باب ۴۱ میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ خدا اس مسکین کی فکر کرے گا۔ اسکی سنے گا۔ اور اسے رہائی دے گا۔ اور اس کا محافظ رہے گا۔ اور اسے ایک لمبی عمر تک جیتا رکھے گا۔ اور اسی عرصہ میں وہ زمین پر مبارک ہوگا۔ یعنی عزت پائیگا۔ جیسے کہ قرآن کریم میں بھی ہے۔ وجعلنی مبارکًا اینما کنت۔ اور آخر ایک مدت کے بعد اسے خدا بیماری کے بستر پر سنبھالے گا۔ یعنی طبعی موت دیگا۔ پس اگر یہ واقعی صحیح ہے۔ کہ زبور باب ۱۰ سے ۵۰ تک عموماً مسیح کی زندگی کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ تو پھر اے ہمارے عیسائی بھائیو اور بائیبل کے ماننے والے اور اسکی ہر آیت اور ہر پیشگوئی کو مقدس اور قابل ایمان جاننے والے دوستو! اس امر سے آپ کو کیوں انکار ہے۔ کہ نہ صرف اناجیل اربعہ میں مذکورہ واقعات و حالات کے مطابق بلکہ زبور کی صریح پیشگوئیوں کے مطابق بھی حضرت مسیح معجزانہ طور پر صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ اور اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وہاں سے ہجرت کر کے ایک ایسے ملک میں چلے گئے۔ جہاں ان کے بھائی بنی اسرائیل بستے تھے۔ اور جو ذاتِ قرار و معین بھی تھی۔ اور ہریالی چراگاہوں اور دلربا اور راحت آمیز چشموں والی بھی اور بالآخر اسی زبور کی پیشگوئی کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر پا کر "بستر پر" طبعی موت سے وفات پا گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے کی یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں۔ ان کو دور کر کے دنیا کے تمام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے۔ اور جس غرض کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے گا" (ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۰۳ء)

اگر ایک طرف حضور کی مذکورۃ الصدر تحریر زیر نظر ہو۔ اور دوسری طرف حضور عالی کا یہ عظیم الشان کارنامہ کہ کس طرح حضور نے ہر رنگ میں اور ہر پہلو سے یہ اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ اب زندہ ہیں اور نہ وہ واپس اتریں گے بلکہ وہ طبعی موت سے فوت ہو کر زمین میں مدفون ہیں۔ تو بے ساختہ حضور پر درود بھیجنے کو دل کرتا ہے کہ اس کاسر صلیب اور جری اللہ نے کس خوبی اور دلیری سے اور یگانہ رنگ میں اپنے آنے کی غرض کو پورا فرما دیا علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام و لنعم ما قال علیہ السلام

بفضلک انّا قد غلبنا علی العدا
بنصرک قد کُسرت صلیب المنکروا

فرائض چھوڑ کر نوافل بے سود ہیں

اگر ایک شخص فرض چھوڑ کر تمام دن رات نفل پڑھتا رہے تو وہ نفل اسے کوئی فائدہ نہیں دیں گے۔ کیونکہ اس نے حکم کو ترک کر کے اپنی خواہش کے مطابق عبادت کی نوافل کا فائدہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو۔

زکوٰۃ چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ عام جلسہ سالانہ یہ فرضی اور لازمی چندے ہیں جو شخص ان کو التواء میں ڈالتا ہے اور وقت پر ادا نہیں کرتا اس کو طوعی چندے خواہ وہ ان میں اپنی آمد کا بیشتر حصہ ہی کیوں نہ ادا کرے فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جو شخص فرضی اور لازمی چندے ادا نہیں کرتا یا ان کی ادائیگی میں سستی اور غفلت برتتا ہے وہ مجرم ہے۔ طوعی چندے اس کی قربانی کو اسی صورت میں ممتاز کریں گے جبکہ وہ فرضی چندوں میں پیش پیش ہو۔ پس اگر کوئی دوست اس سے قبل سستی کرتا رہا ہے تو اب ترک کر دینا چاہیئے اور فوراً تلافی مافات کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

نظارت بیت المال ربوہ

سورہ فاتحہ اور مسلمان

از علی احمد صاحب واقف زندگی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے گذشتہ واقعات کو بار بار دہرایا ہے۔ اور جگہ بجگہ ان واقعات کو نئے سے رنگ میں پیش فرماتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ کفار نے اس بات پر اعتراض کیا کہ قرآن محض قصہ کہانیوں کی کتاب ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآن پاک ماضی کے واقعات کو بیان کر کے امت محمدیہ کو عبرت دلانا چاہتا اور ہوشیار کرنا چاہتا ہے۔ کہ جو واقعات گذشتہ انبیاء کے زمانوں میں گذرے ہیں۔ وہ آئندہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اسلئے ایسا نہ ہو کہ جب ایسے واقعات رونما ہوں۔ تو تم بھول جاؤ۔ اسلئے جب ایسی حالت ظاہر ہو۔ تو تم اپنی اور اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو جاؤ اور اپنے تئیں ...... بچاؤ۔ محض اس بات پر ہی قانع نہ ہو جاؤ۔ کہ جب ہم ہدایت پا چکے تو اب ہم کس طرح بگڑ سکتے ہیں۔ گذشتہ جماعتوں کے حالات کا مطالعہ کرو۔ جو اسوقت تمہارے سامنے ہیں۔ انہوں نے بھی ہدایت پائی تھی۔ پھر وہ کیونکر بگڑ گئیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو بیان فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ قیامت تک آنیوالی نسلوں کو متنبہ کیا ہے کہ خبردار اب تم یہ نہ سمجھ لینا کہ ہمیں ہدایت مل گئی ہے تو ہم گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ہم تم کو صرف اپنے قول سے ہی متنبہ نہیں کر رہے بلکہ ان قوموں کو بھی عملی رنگ میں تمہارے سامنے پیش کر کے تمہیں عملی طور پر آگاہ کر رہے ہیں کہ جس طرح یہ قومیں ہدایت پانے کے بعد مغضوب اور ضال بن گئیں۔ اسی طرح بالکل اسی طرح تم بھی مغضوب اور ضال بن سکتے ہو۔ اسلئے نہ صرف ہم قولی اور فعلی رنگ میں اس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ بلکہ ہم مزید فضل کر کے تم کو بشرطیکہ تم ہمارے ارشاد کی تعمیل کرو۔ ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تم ہر وقت ہماری بارگاہ میں درخواست کرتے رہو کہ اے اللہ ہمیں سیدھے راستے پر ہی چلاتے رہنا۔ مغضوب اور ضال نہ بنانا۔ مگر افسوس جس طرح گذشتہ امم اس ارشاد ایزدی پر عمل پیرا نہ رہیں۔ اور ظلمت اور گمراہی کے عمیق غاروں میں گر کر ہمیشہ ہمیش کیلئے تباہ ہو گئیں۔ بالکل اسی طرح مسلم قوم بھی خدا تعالیٰ کے اس صریح ارشاد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی واضح تنبیہوں کو پس پشت ڈال کر سابقہ [illegible] کی طرح گر گئی۔ اور دن بدن گرتی جا رہی ہے اور اگر اس نے ذرا بھی اس طرف التفات نہ کی۔ تو یقیناً اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو ان کا ہوا۔ ہمارے سامنے دو اقوام زندہ موجود ہیں

ان کے حالات سے ہم بے خبر نہیں۔ یہودی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ایک عظیم الشان ہدایت نامہ پا کر اس پر ایک عرصہ تک عمل کیا۔ مگر جوں جوں اسنے اس ہدایت نامہ سے روگردانی اختیار کی۔ توں توں اس سے دور ہوتی گئی۔ اور اس کے مغز کو بالکل بھول گئی۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ جو ان کے لئے آخری زبور تھی۔ مگر افسوس کہ وہ پھر بھی نہ سمجھی تب ہمیشہ کے لئے مغضوب بن گئی لیکن یہودی قوم کا وہ حصہ جس نے اس زبور کو سمجھا۔ انہوں نے اسکو قبول کر کے اسکو اپنے لئے ایک نعمت بنا لیا۔ ایک عرصہ تک وہ بھی اپنی ہر طرح کی قربانیاں پیش کر کے آہستہ آہستہ دنیا کی عظیم دلدل میں ایسی پھنسی کہ اس سے نکلنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ان سے وہ نعمت چھن گئی اور وہ نعمت ان کے لئے نعمت نہ رہی بلکہ لعنت بن گئی۔ جس نعمت کو انہوں نے سینکڑوں سالوں کی قربانیاں دیکر غاروں میں چھپ چھپا کر محفوظ رکھا تھا۔ آخر وہ آج ان سے محفوظ نہ رہ سکی۔ اور وہ ابد تک اس سے محروم کئے گئے اور ان کی سعی نا کام دنیا و مافیہا میں ہی گم ہو گئی۔ "الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا" کی آیت ان کا پورا نقشہ پیش کرتی ہے۔ گویا دونوں قومیں افراط و تفریط کی راہ اختیار کر کے صراط مستقیم سے کوسوں دور چلی گئیں۔ جہاں یہود نے نہ صرف اس نعمت کو رد کر دیا بلکہ اس کی اسقدر بے حرمتی کی۔ کہ دوسری جگہ اسکی مثال ملنا محال ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے مغضوب بن گئی۔ وہاں نصاریٰ نے اس قدر غلو سے کام لیا۔ کہ حقیقی راہ سے بھٹکتی بھٹکتی کہیں کی کہیں چلی گئی اور نہ صرف خود ڈوبی بلکہ تمام دنیا کو ڈبونے کے لئے ہر ممکن راہیں پیدا کر دیں۔ حتیٰ کہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام کا عالی اور مضبوط ترین منار بھی عرصہ سے تنزل میں ہے۔ العیاذ باللہ اور ہر اسلامی طاقت اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ یہودی قوم بھی ایک شارع نبیؑ کی قوم تھی۔ اسکو بھی ایک وعدہ دیا گیا۔ کہ تیرہ سو سال کے بعد ایک مسیح آئے گا۔ گویا بعض مشابہتوں کی وجہ سے دونوں امتیں ایک دوسری سے گہری مماثلت رکھتی ہیں۔ قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے کہ موسوی سلسلہ کی طرح محمدی سلسلہ بھی قائم کیا گیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے "کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً"۔ تو محمدی سلسلہ بالکل موسوی کی جگہ کھڑا ہے۔ مسیح اوّل کی آمد پر یہود نے ٹھوکر کھائی۔ اور کہا۔ کہ ایلیا علیہ السلام جب تک نہ آئے اس وقت تک مسیح علیہ السلام نہیں آئے گا۔ تب مسیح علیہ السلام کا انکار کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے

دنیا و آخرت میں ملعون ہو گئے۔ بعینہٖ امت محمدیہ کا عقیدہ رکھتی ہے کہ آسمان پر حضرت مسیح علیہ السلام عرصہ دراز سے تشریف لے گئے ہوئے ہیں پہلے وہ آسمان سے نزول فرمائیں گے اور بعد میں امام الزمانؑ کا ظہور ہوگا۔ تو جس بات سے اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت آگاہ فرمایا تھا۔ اس بات کو قوم مسلم نے بالکل فراموش کر کے مغضوبیت اپنے لئے خرید لی جو یہود نے خریدی تھی۔ وہ بھی مسیح اوّل کا انکار کر کے خدائی انعامات سے محروم ہو کر ذلیل و خوار ہو گئے اور اب یہ باوجود ان کی ٹھوکر کو مشاہدہ کرتے ہوئے انکو ذلیل و خوار ہوتے دیکھ کر نہیں سنبھلتے۔ دنیا میں کونسا ایسا شخص ہے جو صحیح دماغ رکھتا ہو۔ اور اپنے آگے چلنے والے کو گڑھے میں گرتا ہوا دیکھ کر نہ سنبھلے۔ دنیا میں کونسا ایسا شخص ہے جس کو عظیم الشان لعل و جواہرات سے پر خزانے پیش کئے جائیں اور وہ ان کو رد کر دے دنیا میں کونسا ایسا شخص ہے جس کو غنیم نے ہر چہار طرف سے گھیر لیا ہو اس کی جان لحظہ بلحظہ میں پڑی ہو۔ ایسی حالت میں اس کو مضبوط اور مستحکم قلعہ پیش کیا جائے اور وہ اس کی پناہ لینے سے انکار کر دے درندے اسے پھاڑ کھانے کو منہ کھولے ہوئے ہوں۔ اور وہ اپنے محافظ کی حفاظت سے انکار کر دے۔ اے مسلمانو! اے میری قوم کے لوگو خدارا اپنے پیارے خدا اور اپنے پیارے رسولؐ کے احکام کو نہ بھولو۔ اتنی غفلت اچھی نہیں۔ آپ کی اس غفلت نے آج اسلام کا کیا چھوڑا ہے۔ اگر یہ غفلت اسی طرح طاری رہی تو تمہاری عزیز متاع تمہارے ہاتھوں سے چھن جائے گی۔ اور بجز سوائے افسوس کے باقی کچھ نہیں رہے گا۔ مگر کونسا مسلمان ہے

جو اس غفلت کے پردہ کو چاک کر کے اپنی متاع کی حفاظت کا سامان کرے۔ وہ تو دنیا کے نشہ میں مدہوش ذرا بھی ہوش میں نہیں آتا۔ شدید سے شدید انتباہ کے باوجود بھی وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا وہ دن بدن خدا اور اس کے مقدس رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ارشاد کو پس پشت ڈال کر ذلت و نکبت کے عمیق گڑھے میں گرتا جاتا ہے۔ کاش آج بھی مسلمان سورہ فاتحہ پر غور کریں۔ تو ان پہ واضح ہو جائے کہ وہ کس طرح یہود کے نقش قدم پہ چل کر وباؤ بغضب من اللّٰہ کا مصداق دنیا کے ہر گوشہ میں بن رہے ہیں۔ کہیں بھی ان کیلئے چین و آرام نہیں۔ مگر یہ کیوں۔ اس لئے کہ انہوں سابقہ امم کی طرح ایک منادی کرنے والے کی آواز پہ جو ایمان کی منادی کرتا تھا ذرا بھی کان نہ دھرا۔ بلکہ ہر ممکن طریق سے اس کو صلیب پہ کھینچنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے ہر منصوبہ میں ناکام و نامراد رہے۔ کاش اس کے مقابلہ میں ان کی یہی ناکامی آنکھیں کھولنے والی ہوتی

پس میں اپنے مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ براہ کرم قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت نہ ڈالیں۔ خدا کے لئے اس پہ بار بار غور فرمائیں کہ وہ کن سچائیوں سے بھرا پڑا ہے اور کس طرف ہماری راہنمائی فرما رہا ہے۔ یہ زمانہ اور یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ خدا تعالیٰ تمہاری آنکھیں کھولے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ؛

اعلان معافی

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ساکن چک ۹۷ گ۔ ب تحصیل جڑانوالہ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب انہوں نے قضاء کے فیصلہ کی تعمیل کر دی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کی معافی کی درخواست منظور کر لی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

کلرکوں کی ضرورت

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تین۳ چار۴ میٹرک پاس کلرکوں کی ضرورت ہے۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے امیدوار اپنی خدمات پیش کریں۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن ۳۰/- روپے اور ۱۴ روپیہ مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

شعبہ تعلیم ـــــ خدام الاحمدیہ

شعبہ خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام آئندہ امتحان کے لئے "دعوۃ الامیر" پہلے ۹۸ صفحات و قرآن کریم باترجمہ پہلے آٹھ رکوع نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ یہ امتحان ۸ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوگا۔ جملہ قائدین زیادہ سے زیادہ خدام کو اس امتحان کیلئے تیار کریں۔ امیدواران کی فہرست جلد تر دفتر میں آنی ضروری ہے۔ وقت بہت کم ہے۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ ربوہ

درخواستہائے دُعا

(۱) فلائیٹ لفٹیننٹ ملک بشیر احمد صاحب دل کی بیماری میں بیمار ہوکر فوجی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کا ایک بھائی قادیان میں درویشوں میں ہی اور احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالسمیع کپورتھلوی) از شاہدرہ

(۲) اہلیہ مرزا عبدالعزیز عرصہ دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے دعا کی درخواست ہے۔

(۳) مرزا خالد محمود ولد مرزا عبدالمالک صاحب جوکہ ڈیڑھ ماہ کا تھا بعارضہ نمونیا دو یوم بیمار رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں نعم البدل فرمائیں۔

(مرزا عبدالعزیز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فتح پور براستہ جلالپور جٹاں)

(۴) میرا چھوٹا بھائی عبدالغفور پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں صاحب فراش ہے۔ اسکی پسلی میں پیپ پڑ جانے کی وجہ سے بذریعہ آپریشن ہڈی کا ٹکڑا کاٹ کر نکالا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ آپریشن کامیاب رہا۔ مگر اب اسکو پیشاب رک رک اور جل کر آتا ہے اور درد گردہ اور بخار میں شدت پیدا ہو گئی ہے پس جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خاکسار عبدالحکیم مینیجر ڈاک بنگلہ از شہرہ چھاؤنی)

(۵) مجھے اللہ تعالےٰ نے $\frac{12}{49}$ ۲ کو دوسرا پوتا عطا فرمایا ہے۔ مولود میرے لڑکے کریم بخش درویش کا لڑکا ہے۔ احباب درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری محمد عبداللہ ڈار) کوئٹہ بلوچستان مشن روڈ)

(۶) میری دادی صاحبہ کرم بی بی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے احمدی جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہوں۔ نیز مولوی محمد عبدالعزیز کے گلے کا اپریشن ہونے والا ہے ان کی بھی صحت کلیہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال قادیان حال کھاریاں۔ ضلع گجرات۔)

(۷) عزیزم عبدالحی درویش مدینۃ المسیح کا لڑکا عزیزم عبدالقیوم بعارضہ کا لرس بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (عطا محمد احمدی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات (مغربی پنجاب)

(۸) میرا لڑکا محمد اسمٰعیل عرصہ ۱½ ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں (خاکسار معراج الدین گجرانوالہ)

میرے والد بزرگوار مولوی بدل الرحمٰن صاحب بنگالی آج کل سخت بیمار ہیں احباب اور خاص کر صحابہ حضرت مسیح موعود اور درویشان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(۹) میرے والد صاحب بعارضہ دمہ کے بیمار ہو گئے ہیں۔ بہت علاج کئے ہیں کوئی آرام نہیں آرہا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ڈاکٹر نذر احمد احمدی ریسیڈنٹ میڈیکل آفیسر کھیوہ چک $\frac{127}{ب}$)

پتہ درکار ہے

اگر صمد خان صاحب برادر مدد خان صاحب مرحوم سیالکوٹ کو کسی احمدی دوست کو علم ہو تو وہ ان کا پتہ ارسال فرمائیں۔ یا صمد خان صاحب اگر خود پڑھیں تو فوراً اپنے گھر خیریت کی خبر دیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ تشویش میں ہیں۔

منیجر شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق

تاجر اصحاب جو ہماری ادویہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ خط و کتابت سے یا زبانی بات کر کے شرائط طے کر سکتے ہیں

تاجر اصحاب جو ہماری ادویہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ خط و کتابت سے یا زبانی بات کر کے شرائط طے کر سکتے ہیں

دواخانہ خدمت خلق میں محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ طیار کی جاتی ہیں۔ جن میں سے بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں۔ بعض سابق اطباء کے مشہور نسخے ہیں اور بعض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ ان کے علاوہ دواخانہ خدمت خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلےٰ سے اعلےٰ اور خالص فروخت کئے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل کا جو نسخہ بھی آپ چاہیں۔ دواخانہ طیار کر کے دے سکتا ہے ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے طیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ پیٹ درد ہیضہ ہو۔ بچھو اور سانپ کاٹے۔ بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسے کیا خرید گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ قیمت درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲ر

ہمدردِ نسواں

یہ اٹھرا کے مرض کی گولیاں ہیں۔ جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں یا بچے پیدا ہو کر بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بے نظیر نسخہ ہے۔ اگر پہلے مہینہ سے شروع کر دیا جائے تو نہ صرف حمل محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ عموماً لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس سارے ایام حمل کے لئے سولہ روپے

شباکن

نیبرا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے ہیں۔ جگر خراب ہو جاتا ہے۔ خون میں کمی آ جاتی ہے ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ

حبِّ مروارید عنبری

دل و دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے یہ ایسی مجرب دوا ہے کہ سینکڑوں طبیب اسکی خوبی کے معترف رہے ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیاں پانچ روپے

زد جام عشق

مشہور نسخہ ہے اسکی تعریف میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپے۔

اکسیر شباب

جن لوگوں پر جلد بڑھاپا آ جاتا ہے اور ان کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرہ ڈال لیتا ہے ان کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اسکے برابر مفید دوا اور کوئی نہیں ملسکتی۔ تفصیلات میں جانا مشکل ہے قیمت تیس تولہ چھ روپے

حبوب جوانی

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے اکسیر دوا ہے حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہئیے قیمت پچاس گولیاں چار روپے۔

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں انکا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ دس آنے۔

حبِّ لسماک

غضب کی مفید دوا ہے خشک کھانسی کو جڑ سے اسطرح دکھا دیتا ہے کہ حیرت آتی ہے جن لوگوں کو دمہ کی کھانسی ہو انکو اسکا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ قیمت سو گولیاں دو روپے۔

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے۔ حاملہ عورتوں کو۔ جن کے بچے گر جاتے ہوں یا مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال ان کو اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے ایام حمل میں اٹھرا کے لئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر اور بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ جب کہ ساتھ ہی اسے بھی استعمال کیا جائے حضرت خلیفہ اوّل اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔

حبِّ جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ نیند کا اڑ جانا۔ دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ چھوٹے چھوٹے خطرات پر دل میں وحشت کا پیدا ہونا۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے نہایت آزمودہ ہے دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ۲ روپے

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولے دو روپے

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کے لئے ہم نے یہ بے نظیر دوا تیار کی ہے۔ اسمیں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک دو روپے بارہ آنے۔

فضل الٰہی

یہ دوا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ ہے۔ جس کے کھانے سے ان عورتوں کے ہاں جنکے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں خدا تعالےٰ کے فضل سے نوے فی صدی لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس جو ایام حمل کے لئے کافی ہوتا ہے بیس ۲۰ روپے

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی۔ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزور اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ۔

اکسیر نزلہ:- پرانے نزلہ کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

شفائی

یہ بخار کی بے نظیر دوا ہے جو ملیریا کسی طرح نہیں اترتا شباکن کے ساتھ اس کا استعمال کرنے سے اتر جاتا ہے جسم میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں دو روپے

معجون کہربا:- جن عورتوں کو ماہواری ایام میں خون کثرت سے آتا ہو۔ انکے لئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

حبِّ کپساب

کپساب جسم کو گرمی پہنچانیوالی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ڈیڑھ روپیہ

تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہوں اور جن پر سل کی دوائیں اثر نہ کرتی ہوں وہ اس دوا کو استعمال کر کے دیکھیں۔ سل دق کا زور فوراً ٹوٹ جائے گا۔ (انشاء اللہ) اور جو دوائیں پہلے اثر نہ کرتی تھیں۔ وہ اثر کرنے لگ جائیں گی۔ قیمت چار روپے۔

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں یہ سرمہ دور دور تک مشہور ہو چکا ہے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں کمزوری۔ پانی آنے۔ گکروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے چھ ماشہ ایک روپیہ دو آنے تین ماشے ۱۵ر آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ